

از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 25 ستمبر 1964

کنور تری و کرم نارائن سنگھ

بنام

سٹیٹ آف اتر پردیش و دیگر اراں

(کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری جسٹسز)

زرعی آمدنی ٹیکس - تشخیص جو اسٹنٹ کلکٹر نے کیا ہے، بوجہ عدم دائرہ اختیار و واجبِ کالعدم ہے۔ پچلا ترمیم و قانون جو دائرہ اختیار اسٹنٹ کلکٹر کو دیتا ہے - نئی تشخیص کیا اندر حدود و قانون سے باہر نکالتا ہے - 1948، (یوپی ایکٹ 3، سال 1949)، جیسا کہ یوپی ایکٹ 14، سال 1956 میں ترمیم کی گئی ہے۔

درخواست گزار کو بنارس کے اسٹنٹ کلکٹر، یوپی ایکٹ 3، سال 1949 کے ذریعے زرعی انکم ٹیکس کے طور پر جانچا گیا تھا، جس کے تحت تخمینہ لگایا گیا تھا، جس میں صرف اکلکٹر کو تخمینہ لگانے کا اہل بتایا گیا تھا۔ اس لئے اسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے کئے گئے تخمینے کو کلکٹر نے الگ کر دیا۔ اس کے بعد یوپی ایکٹ 14 سال 1956 کے ذریعے اس قانون میں ترمیم کی گئی تاکہ اکلکٹر لفظ میں اسٹنٹ کلکٹر شامل ہو اور اگر ترمیم کے نافذ ہونے کے 90 دن کے اندر کسی بھی فریق کی طرف سے نظر ثانی کی درخواست دی جاتی ہے تو کلکٹر اپنے سابقہ احکامات پر نظر ثانی کر سکتے ہیں۔ اپیل کنندہ کے معاملے میں اس طرح کی درخواست دائر کرنے کے بعد، کلکٹر نے تشخیص کو

منسوخ کرنے کے اپنے پہلے کے احکامات کو رد کر دیا، اور اسٹنٹ کلکٹر نے ایک نیا جائزہ لیا۔ درخواست گزار نے اس نئے جائزے کو ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن کے ذریعے چیلنج کیا تھا اور وہاں ناکام ہونے کے بعد اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعے سپریم کورٹ آیا تھا۔

درخواست گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ ترمیمی ایکٹ کی دفعات کی بنیاد پر کیے گئے تخمینے کو محدود طور پر روک دیا گیا ہے کیونکہ دائرہ اختیار سے متعلق دفعات کے سابقہ نفاذ سے تشخیص کرنے میں وقت نہیں لگے گا۔

حکم ہوا کہ: نظر ثانی کی درخواست پر کلکٹر کے حکم کا اثر پہلے کی کارروائی کو بحال کرنے پر پڑا۔ حد بندی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ کارروائی وقت پر شروع کی گئی تھی اور یہ سمجھا جانا چاہیے کہ یہ پورے عرصے سے زیر التوا ہیں، اور انہی کارروائیوں میں نیا جائزہ لیا گیا تھا۔

[339A-B].

ایس سی پرائمر بمقابلہ وسنت سین، S.C1356 A.I.R1963 اور انکم ٹیکس کمشنر، بہار بمقابلہ لکھنمیر سنگھ، 1394 S.C A.I.R1963 کو ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

دیوانی ایپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 799، سال 1963۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے یکم مارچ 1961 کے فیصلے اور ڈگری کے خلاف خصوصی اپیل نمبری 205، سال 1958 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ کے لئے ایس پی ورما۔

سی بی اگروال، او پی رانا اور عتیق الرحمان جو اب دہندگان کی طرف سے

عدالت کا فیصلہ سباراؤ نے سنایا

سباراؤ جسٹس۔ خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی یہ اپیل یوپی ایگری کلچرل انکم ٹیکس (ترمیمی) ایکٹ، 1956 (یوپی ایکٹ نمبر 14، سال 1956) کے سابقہ آپریشن کے دائرہ کار پر سوال اٹھاتی ہے۔

حقائق سادہ ہیں اور وہ درج ذیل ہیں: 10 جنوری، 1953 کو، تخمینہ سال 1952-53 کے لئے، بنارس کے ایڈیشنل کلکٹر نے درخواست گزار کو یوپی زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1948 (یوپی ایکٹ 3، سال 1949) کے تحت زرعی انکم ٹیکس کا جائزہ لیا۔ 9 فروری، 1956 کو یوپی زرعی انکم ٹیکس (ترمیمی) آرڈیننس، 1956 (2)، سال 1956 (1956) منظور کیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ لفظ "کلکٹر" کو ہمیشہ ایڈیشنل کلکٹر میں شامل سمجھا جائے گا۔ اس آرڈیننس کی جگہ بعد میں یوپی ایگری کلچرل انکم ٹیکس (ترمیمی) ایکٹ 14، سال 1956 نے لے لی۔ اپیل گزار کی طرف سے دائر درخواست پر کلکٹر نے 9 مئی 1956 کے اپنے حکم کے ذریعے اپنے پہلے کے حکم کو منسوخ کر دیا اور ایڈیشنل کلکٹر کو ہدایت دی کہ وہ قانون کے مطابق اپیل کنندہ کا جائزہ لیں۔ اس کے بعد ایڈیشنل کلکٹر نے کارروائی دوبارہ شروع کی اور 7 جون 1956 کو اپیل کنندہ پر 42761 روپے ٹیکس عائد کرنے کا نیا حکم جاری کیا اور 4 جولائی 1956 کو انہوں نے اپیل کنندہ کو ٹیکس کی ادائیگی کے لئے نوٹس جاری کیا۔ 7 اگست 1956 کو اپیل گزار نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت الہ آباد ہائی کورٹ میں ایک عرضی دائر کی جس میں تشخیص کے حکم اور اس کے مطابق جاری نوٹس کو منسوخ کرنے کی مانگ کی گئی۔ اس عرضی پر پہلی بار جسٹس ٹنڈن نے سماعت کی، جنہوں نے اسے قیمت کے ساتھ خارج کر دیا۔ اس حکم کے خلاف اپیل کنندہ کی جانب سے ڈویژن پنج میں دائر کی گئی اپیل بھی خارج کر دی گئی۔ لہذا موجودہ اپیل۔ درخواست گزار کے وکیل جناب ایس پی ورمانے دلیل دی کہ (1) درخواست گزار کو ٹیکس دینے کے حق

کو محدود کیا گیا تھا اور اس لئے اس قانون سے مذکورہ حق کو بحال کرنے کا اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ اور (2) مالکانہ کی رقم قانون میں جائزے کا موضوع نہیں ہو سکتی۔ دوسرا نکتہ ہائی کورٹ میں نہیں اٹھایا گیا۔ ہم نے فاضل وکیل کو پہلی بار اپنے سامنے یہ نکتہ اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔

پہلا نکتہ ایکٹ 3، سال 1949 اور ایکٹ 14، سال 1956 کی متعلقہ دفعات پر منحصر ہے۔ ایکٹ 3، سال 1949 کے تحت "کلکٹر" کی تعریف میں "ایڈیشنل کلکٹر" شامل نہیں تھا۔ ایکٹ 14، سال 1956 کو 17 اپریل، 1956 کو گورنر کی منظوری ملی، اور 19 مئی، 1956 کو یوپی گزٹ (غیر معمولی) میں شائع ہوا۔ ایکٹ 14 سال 1956 کی دفعہ 2 میں کہا گیا ہے:

"یوپی زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1948 کی دفعہ 2 (اس کے بعد پرنسپل ایکٹ کہا جاتا ہے) کی شق (4) کے لئے، مندرجہ ذیل کو ہمیشہ تبدیل سمجھا جائے گا اور سمجھا جائے گا۔

(4-a) 'کلکٹر' کا مطلب یوپی لینڈ ریونیو ایکٹ، 1901 کی طرح ہوگا اور اس میں مذکورہ ایکٹ کے تحت مقرر ایک ایڈیشنل کلکٹر بھی شامل ہوگا۔ ایکٹ کی دفعہ 11 میں کہا گیا ہے:

"جہاں اس ایکٹ کے آغاز سے پہلے کسی عدالت یا اتھارٹی نے پرنسپل ایکٹ کے تحت کسی کارروائی میں سب ڈویژن کے انچارج ایڈیشنل کلکٹر یا ایڈیشنل اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعہ کئے گئے کسی بھی جائزے کو صرف اس بنیاد پر رد کر دیا ہے کہ تشخیص کرنے والے اتھارٹی کے پاس تخمینہ لگانے کا کوئی اختیار نہیں ہے، تو کارروائی میں کوئی بھی فریق یہ کر سکتا ہے، اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ سے نوے دن کے اندر کسی بھی وقت عدالت یا اتھارٹی کو اس ایکٹ کی دفعات کی روشنی میں کارروائی کا جائزہ لینے کے لئے

درخواست دیں گے، اور جس عدالت یا اتھارٹی کو درخواست دی گئی ہے وہ اس کے مطابق کارروائی کا جائزہ لے گی اور اگر کوئی ہو تو ایسا حکم جاری کرے گی، اس ایکٹ کی دفعہ 2 اور 8 کے ذریعہ ترمیم شدہ پرنسپل ایکٹ کی دفعات کو نافذ کرنے کے لئے پہلے سے بنائے گئے حکم کو تبدیل کرنا یا اس پر نظر ثانی کرنا ضروری ہو سکتا ہے۔

مذکورہ دفعات کا مشترکہ مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اگر مقررہ وقت کے اندر نظر ثانی کی درخواست دائر کی جاتی ہے تو پچھلی کارروائی کو بحال کر دیا جائے گا اور فریقین کو اس پوزیشن پر واپس بھیج دیا جائے گا جو انہوں نے عدالتی دائرہ اختیار کی کمی کی بنیاد پر کارروائی کو منسوخ کرنے سے پہلے حاصل کیا تھا۔

اس معاملے میں ایڈیشنل کلکٹر نے 10 جنوری 1953 کو 1952-53 کے تشخیصی سال کے لئے اپیل کنندہ کا جائزہ لینے کے مقصد سے کارروائی شروع کی تھی۔ مذکورہ کارروائی میں کوئی خامی نہیں تھی سوائے اس کے کہ ایڈیشنل کلکٹر کو ایکٹ 3، سال 1949 کے تحت مذکورہ تخمینہ لگانے کا اختیار نہیں دیا گیا تھا۔ کلکٹر نے 26 نومبر، 1955 کے اپنے حکم کے ذریعہ ان کارروائیوں کو رد کر دیا۔ ترمیمی ایکٹ پاس ہونے کے بعد، 90 دنوں کے اندر، مناسب انکم ٹیکس اتھارٹی نے کلکٹر کے سامنے اپنے حکم پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک درخواست دائر کی تھی۔ کلکٹر نے حکم کا جائزہ لیا اور اسے خارج کر دیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ایڈیشنل کلکٹر کے سامنے کارروائی بحال کر دی گئی۔ چونکہ ترمیم کے ذریعہ ایڈیشنل کلکٹر کو پرنسپل ایکٹ کے آغاز سے ہی کلکٹر سمجھا جانا چاہئے، لہذا مذکورہ کارروائی کو پرنسپل ایکٹ کے تحت مناسب اتھارٹی سے پہلے شروع کیا گیا سمجھا جانا چاہئے۔ اس نقطہ نظر میں حد بندی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ کارروائی

بروقت شروع کی گئی تھی اور یہ سمجھا جانا چاہئے کہ یہ پورے عرصے سے زیر التوا ہے اور مذکورہ کارروائی میں نیا جائزہ لیا گیا تھا۔

فاضل وکیل کے ذریعہ بیان کردہ فیصلے واقعی نشان کے برعکس ہیں۔ انہوں نے ایس سی پراشر بمقابلہ وسنت سین (1) اور انکم ٹیکس بہار کے کمشنر بمقابلہ لکھمیر سنگھ (2) میں اس عدالت کے فیصلوں پر بھروسہ کیا۔ ان معاملوں میں اٹھائے گئے سوالات میں سے ایک یہ تھا کہ کیا ترمیمی ایکٹ نے ایک ایسے علاج کو بحال کیا ہے جو ترمیم متعارف ہونے سے پہلے ہی روک دیا گیا تھا۔ سوال کے اس پہلو کا موجودہ تحقیقات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہاں ہم ایک ایسے قانون سے نمٹ رہے ہیں جس کی آئینی حیثیت پر سوال نہیں اٹھایا جاتا۔ اس نے واضح طور پر مناسب اتھارٹی کو اختیار دیا ہے کہ اگر مقررہ وقت کے اندر درخواست دائر کی گئی تو وہ اپنے پچھلے حکم پر نظر ثانی کرے۔ جب ایک بار نظر ثانی کا اختیار استعمال کیا گیا تو کارروائی دوبارہ شروع کر دی گئی۔ اس نظریے میں ممنوعہ دعوے پر ترمیمی ایکٹ کے اطلاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نتیجے میں ہم سمجھتے ہیں کہ ہائی کورٹ کا حکم درست ہے اور خرچہ کے ساتھ اپیل خارج کرتے ہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔